مسیح موعود اور مسیح کذاب

علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مسیح موعود اور مسیح کذاب

شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مرزا قادیانی کے تمام دعاوی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اس امر کا مدعی ہے کہ احادیث میں جس عیسیٰ ابن مریم کے آخر زمانے میں نزول کا ذکر ہے وہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور گزشتہ اسرائیلی مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ احادیث صحیحہ میں جس مسیح موعود کا جناب رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا ہے انکے خصائل مذکورہ فی الاحادیث کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ مسیح موعود ابن مریم ہوگا یعنی اسکا نام عیسیٰ علیہ السلام ہے اور ان کی والدہ کا نام مریم ہے۔

۲۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ وہ فقط مرسل نہیں بلکہ مرسل اور منزل ہوں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! **ینزل فیکم** اور **من السماء** کا لفظ ہماری طرف سے زیادتی نہیں ہے۔ بلکہ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے! **کما فی حدیث اخرجه البیهقی فی کتاب الاسماء والصفات عن ابی هریره رضی الله عنه قال رسول الله ﷺ کیف انتم اذانزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم** (ص ۳۰۱) اسی طرح کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۸ حدیث نمبر ۳۰۱۵ میں ہے **قال ابن عباس قال رسول الله ﷺ فعند ذالك ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء** (اسحق ابن بشیر) ان روایات میں **من السماء** کا لفظ اس امر کی دلیل ہے کہ نزول کا معنی یہاں پر ظہور درست نہیں۔ اسی طرح قادیانیوں کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ لفظ **من السماء** صحیحین میں نہیں ہے۔ اصل حدیث صحیحین میں موجود ہے اور **زیادۃ الثقه مقبولة عند المحدثین** اور خطیب بغدادی نے اس پر اجماع کی حکایت کی ہے اور لفظ **من السماء نزول** کے متناقض اور منافی بھی نہیں بلکہ اسکے بالکل موافق ہے۔ اور مزید یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام میں خود لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو انکا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہر لباس پر حمل کرنا کیا لغو خیال ہے۔ (انتہی ص ۸۱)

۳۔ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے شرقی جانب آسمان سے منارہ بیضا کے پاس اتریں گے اور نزول کے وقت دو زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ)

۴۔ انکے نزول کے وقت سب کافر مر جائیں گے **کما قال علیه السلام فلا یحل الکافر**

يجد ريح نفسه الامات و نفسه ينتهي حيث طرفه (مسلم، ابو داؤد، ترمذی وغیرہ)

۵۔جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو حاکم عادل ہوں گے نہ کہ محکوم۔(بخاری)

۶۔صلیب توڑ دیں گے اور اسکی عبادت کی بیخ کنی کریں گے اور دنیا میں نصرانیت باقی نہیں رہے گی۔(مسلم)

۷۔خنزیر کے قتل کا حکم دیں گے۔(مسلم)

۸۔سب لوگوں کو دین اسلام پر جمع کریں گے اسلام کے سوا کوئی دین باقی نہیں رہے گا(ابن ماجہ اسنادہ قوی وابو داؤد، ابن خزیمہ، حاکم)

۹۔دجال کو باب لد پر قتل کریں گے۔يدركه عند باب لد شرقي دمشق فيقتله (ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم، مسلم وغیرہ)

۱۰۔آپ کے زمانے میں مال بہت ہو جائے گا۔برکات وخیرات کے نزول کی اسقدر کثرت ہوگی کہ کوئی فقیر سائل باقی نہیں رہے گا۔(يفيض المال حتى لا يقبله احد)(بخاری، مسلم)

۱۱۔نزول عیسیٰ کے وقت لوگ اللہ کی عبادت میں راغب ہوں گے اور ایک سجدے کو دنیا و مافیھا سے بہتر سمجھیں گے۔حتى تكون السجدة الواحدة خير امن الدنيا ومافيها(بخاری، مسلم)

۱۲۔زمین پر ایسا امن قائم ہوگا کہ شیر اونٹوں کیساتھ اور گائیں چیتوں کیساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کیساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کیساتھ کھیلیں گے اور سانپ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔(حوالہ حدیث نمبر ۸)

۱۳۔نزول کے بعد حج کریں گے یا عمرہ کریں گے یا دونوں کو جمع کریں گے۔ينزل روحاء فيحج منها او يعتمر او يجمعهما۔اخرجه الحاكم و صححه كما في الدر المنثور ج ۲ ص ۲۴۵ وقال الذهبي صحيح ايضا مسلم ص ۲۳۴ كتاب الحج احمد ج ۲ ص ۲۹۰)

۱۴۔زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر وصال ہوگا۔(ابوداؤد طیالسی)

۱۵۔روضہ رسول ﷺ میں دفن کیے جائیں گے۔(مشکوۃ، تخریج ابن جوزی) قطع نظر حدیث کی سند کے خود مرزا قادیانی نے اس کا اقرار کیا ہے کہ یہ بھی بعید ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں! مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔(کشتی نوح ص ۱۵ نسخہ قدیمی)

اسکے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کے بہت سے خصائل اور اوصاف احادیث میں مذکور ہیں۔ہم نے اختصار کو

ملحوظ رکھتے ہوئے یہ چند باتیں ذکر کی ہیں ۔ اب اسکے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات کا جائزہ لیں تو یہ امر بالکل واضح ہو جائے گا کہ قادیانی مسیح موعود نہیں بلکہ کذاب و دجال تھا ۔ امور مذکورہ کو ہم بالترتیب ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ کتب حدیث میں نازل ہونے والے کا نام عیسیٰ ابن مریم ہے اور مرزا صاحب نے خود کہا کہ میرا نام غلام احمد ہے اور میرے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور میرے دادے کا نام عطا محمد ہے (حاشیہ کتاب البریہ ص ۱۳۴) اور اسی طرح مرزا قادیانی کی والدہ کا نام مریم نہیں ہے بلکہ اسکا نام چراغ بی بی تھا (**کما هو المشهور المکتوب فی کتب سیرته**) جب نصوص ظاہرہ میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا ذکر قادیانی نے صراحۃً دیکھا تو اس جگہ عجیب و غریب تاویلیں کیں ۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو نما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم کے صفحہ نمبر ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا ۔ (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷ حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹) اسکے علاوہ حقیقۃ الوحی ص ۳۳۸، ۳۳۷ کے حاشیہ پر لکھا کہ ! براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا ۔ **الی ان قال** اس اُمت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ۔۔۔۔ اور دنیا میں تلاش کر لو قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں پس یہ پیشگوئی سورہ تحریم میں خاص میرے لیے ہے ۔۔۔۔ اور میرے سوا تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا ۔ (کما مر انفا)

۲۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور قادیانی آسمان سے نازل نہیں ہوا بلکہ مشرقی پنجاب قادیان میں پیدا ہوا وہیں اسکا مولد اور وہیں اسکا مدفن ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول منارہ بیضاء کے پاس شرقی و دمشق میں ہوگا اور یہ بات معروف ہے کہ مرزا غلام احمد شرقی دمشق میں نہیں اترا بلکہ قادیان میں پیدا ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنی حیات میں دمشق کو دیکھا بھی نہیں لیکن مرزا صاحب کی ڈھٹائی ملاحظہ فرمائیں ! حدیث کا صراحۃً تو انکار نہ کر سکا اور تاویلات فاسدہ سے اسکے صریح مفہوم کا انکار کیا ۔ کہیں تو یوں لکھا کہ قادیان کو بطور استعارہ دمشق کہا گیا ہے چنانچہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ الہام کے ذریعے مجھ پر یہ بات کھولی گئی کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر من جانب اللہ ظاہر کیا گیا ہے اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو بغیر یزیدیۃ الطبع اور یزید پلید کی عادات

اور خیالات کے پیرو ہیں۔(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۶)

اور کہیں لکھا!! اگر چہ میرا یہ دعویٰ تو نہیں اور نہ اسے کامل تصریح سے خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانے میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۲،۷۳)

پھر مرزا صاحب نے یہ چالاکی کی کہ دعوائے مسیحیت کے بارہ سال بعد ۱۹۰۳ء میں قادیان میں ایک منارہ بنوایا اسکا نام منارۃ المسیح رکھدیا اور چوں کہ حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دو زرد چادروں میں مذکور تھا مرزا صاحب نے اسکی یہ تاویل کردی کہ چادروں سے مراد بیماریاں ہیں اور میں نے بھی جب مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو مرض بول اور مرض دوران سر میں مبتلا تھا۔

اور ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۰۱ پر لکھا کہ!

"میں پیشاب کا ایسا مریض ہوں کہ بعض اوقات ایک دن میں ۱۰۰ دفعہ پیشاب کرتا ہوں اور دوران رائس کی شدت کی وجہ سے کبھی کبھی زمین پر گر جاتا ہوں"۔

یہ تو مرزا صاحب کا حال تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ وہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دیتے اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتے تھے اور یہ مسیح کذاب ساری عمر اپنا بھی علاج نہ کرسکا لہذا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے یہ اوصاف بھی اس پر کسی طرح منطبق نہیں ہوتے۔(**فثبت انه كذاب في دعواه**)

۴۔جناب رسول اللہ ﷺ نے عیسیٰ کے وقت تمام کفار کی موت کی خبر دی اور قادیانی کے زمانے میں اس کے قول کے مطابق کفار کی تعداد بڑھ گئی کیوں کہ وہ کہتا ہے جو مجھ پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔(حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳) اور اسکے زمانے میں تو درکنار آج تک بھی قادیانیوں کی تعداد محدود ہے۔اسکے قول کے مطابق اسکے آنے سے کروڑوں مسلمان کافر ہو گئے۔

۵۔مسیح موعود کی اہم ترین علامات سے یہ ہے کہ نزول کے وقت حاکم عادل ہوں گے کسی کے محکوم نہیں ہوں گے کما بینہ رسول اللہ ﷺ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف محکوم بلکہ ذلیل خائن اور خائف تھا۔حکومت برطانیہ کا غلام تھا اور انگریزوں کی محکومیت کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتا تھا اور انگریزوں کی رضاجوئی اور خوشنودی کے لیے حکومت انگلشیہ کے خلاف جہاد کو جائز نہیں سمجھتا تھا اور ساری عمر انگریزوں کی مدح سرائی اور خوشامد کرتا رہا۔یہاں تک کہ انگریز کے خود

کاشتہ اس پودے نے لکھا کہ!

"میں نے انگریزوں کی حمایت میں اتنی کتابیں، رسالے اور اشتہارات چھاپے ہیں کہ اس سے پچاس الماریاں بھر جائیں"۔(تریاق القلوب ص ۲۵)

مرزا قادیانی کے پاس حکومت نہیں تھی چنانچہ لکھتا ہے!

"اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کیساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے"۔(ازالہ اوہام ص ۲۰۰)

۶۔علامات مسیح میں سے یہ بڑی علامت ہے کہ وہ صلیب کو توڑیں گے یہاں تک کہ کوئی صلیب پرست باقی نہیں رہے گا اور قادیانی نے خود ازالہ اوہام میں اسکا اعتراف کیا ہے اور پھر حسب معمول اسکی تاویلات فاسدہ بیان کی ہیں اب اس بات پر غور کریں کہ کیا اس مسیح کذاب کے آنے کے بعد نصرانیت ختم ہوگئی ہے؟ یا بدستور باقی ہے بلکہ مسیحی پروپیگنڈے کے مطابق نصاریٰ کی تعداد مرزا قادیانی کے اعلان مسیحیت کے بعد کئی گنا زیادہ ہوگئی۔

۷۔مسیح موعود کی تشریف آوری کے موقع پر خنزیر قتل کر دیے جائیں گے یعنی خنزیر کا کھانا بالکل موقوف کر دیا جائے گا۔کیا یہ بات قادیانی کے لیے حاصل ہوئی؟ کیا ابھی تک خنزیر نہیں کھلایا جا رہا ہے؟۔

۸۔مسیح موعود کے اوصاف سے یہ ہے کہ وہ سب لوگوں کو واحد دین اسلام پر جمع کریں گے اور کوئی محارب دین باقی نہیں رہے گا۔**کما قال علیه السلام و یضع الحرب** اور اسی کی طرف ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا **فی قوله واقرء وان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته یوم القیامة یکون علیهم شهیدا** (رواہ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و احمد) پس کیا مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کے بعد ملت اسلام کے سوا تمام ملت ختم ہوگئے؟۔اور کیا تمام لوگ ایک دین پر جمع ہوگئے؟۔جواب ظاہر ہے کہ بجائے کم ہونے کے باطل پرست زیادہ ہوگئے اور قادیانی کذاب کی ملت باطلہ کا مزید اضافہ ہوگیا۔

۹۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف سے یہ بات ہے کہ وہ دجال کو باب لد میں قتل کریں گے۔**کما قال رسول الله ﷺ فیطلب الدجال بباب لد فیقتله** اور خود قادیانی متنبی نے حضرت مسیح موعود کے اس اوصاف کا اقرار و اعتراف کیا ہے۔چنانچہ ازالہ اوہام ص ۲۲۰ پر ہے!

"پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازے پر جو بیت
المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اسکو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے
اس اقرار کے باوجود لُد بیت المقدس کے دیہات میں ایک گاؤں ہے پھر قادیانی نے
وہاں ایک پادری کو مناظرے میں شکست دی جو دجال کی مانند تھا"۔

۱۰۔ مسیح موعود علیہ السلام کا دسواں وصف ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ انکے عہد مبارک میں مال کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ کوئی فقیر سائل نہ رہے گا۔ **کما بینہ الرسول الصادق الامین ﷺ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد** مسیح موعود کے عہد میں اس قدر برکت ہو جائے گی۔ تو کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں مال میں ایسی برکت اور فراوانی ہوئی؟ کیا مسیح قادیانی نے لوگوں کو مال کی طرف بلایا اور کسی نے اس کو قبول نہ کیا؟ اسکے برعکس جب ہم قادیانی کی تاریخ اور اسکے حالات کو دیکھتے ہیں تو معاملہ اسکے برعکس نظر آتا ہے۔ متنبی قادیانی نے لوگوں کو مال تو کیا تقسیم کرنا تھا وہ تو ساری عمر خود ان سے مال مانگتے رہے اور اپنے مریدوں سے اس قدر زور دار سوال کرتے رہے کہ میرے ماننے والے ہر مرید پر اپنے مال سے ماہانہ چندہ میرے پاس بھیجنا ضروری ہے اور ہم اس اعلان کا تین ماہ تک انتظار کریں گے جو شخص ان تین مہینوں میں اپنے مال کا ایک حصہ نہیں بھیجے گا ہم اسکا نام مریدوں سے محو کر دیں گے (سیرۃ المہدی ص ۱) صرف چندہ مانگنے پر ہی اکتفا نہیں تھی بلکہ مرزا قادیانی اپنے مریدوں کے لیے دعا مانگنے پر بھی اجرت طلب کرتا تھا۔ (الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۷ء)

اور مانگنے میں قادیانی متنبی یہاں تک پہنچ گیا کہ قبریں بیچنے لگا اور اپنے مریدین سے قبر فروشی کی تجارت شروع کی اور پہلے اعلان کیا کہ میں نے ایک بہشتی مقبرہ دیکھا اور پھر مریدین کو شوق دلایا کہ اس زمین کے نیچے جنت ہے جو اس میں دفن کیا جائے گا جنت میں داخل ہوگا۔ الحاصل مسیح کذاب پہلے بالکل فقیر آدمی تھا اور اس کی کوئی خاص آمدنی نہیں تھی اور اسکے باوجود اسکے بھائی نے اس کو اس کے باپ کی میراث سے بھی محروم کر دیا تھا کہ غلام احمد کذاب اور لٹیرا ہے اور لوگوں کا مال کھینچنے کے لیے اس نے یہ دکان کھولی ہے۔ (خطبہ محمود احمد الفضل ۷ اپریل ۱۹۲۶ء)

۱۱۔ حضرت مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام کے عہد معدلت میں لوگ اللہ کی عبادت میں نہایت رغبت کریں گے اور عبادت الٰہی کو دنیا اور مافیہا پر ترجیح دیں گے اور یہ بات غلام احمد قادیانی کے زمانے میں متحقق نہیں ہوئی۔ اس نے خود اعتراف کیا کہ اس پر صرف تھوڑے سے لوگ ایمان لائے اور اسکی موت کے کئی سال بعد قادیانیوں نے جو اعداد و شمار شائع کیے اسکے مطابق کل تعداد برصغیر پاک و ہند میں پچھتر ہزار تھی۔ (الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۲ء) لہذا یہ وصف بھی مرزا

صاحب پر منطبق نہیں ہوا۔

۱۲۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت زمین پر ایسا امن قائم ہوگا کہ شیر اونٹوں کیساتھ اور چیتے گائیوں کیساتھ اور بھیڑ یئے بھیڑ بکریوں کیساتھ اکٹھے پھریں گے اور بچے سانپوں کیساتھ کھیلیں گے اور وہ سانپ انکو کوئی نقصان نہیں دیں گے۔ **کما ورد فی الحدیث الصحیح** ۔اور یہ بات مرزا قادیانی کے زمانہ میں تحقق نہیں ہوئی اور نہ اس کے بعد اور اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ زمین میں امن عامہ کا قیام تو درکنار خود مرزا صاحب اس قدر خائف تھے کہ بیت اللہ شریف کے حج پر نہ جا سکے اور اسکی وجہ یہ بیان کی کہ وہ مریض ہیں اور حاکم حجاز ان کا مخالف ہے اور وہاں جانے میں جان کا خطرہ ہے۔(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء)

۱۳۔حضرت مسیح موعود **نزول من السماء** کے بعد حج کریں گے اور **کما ذکرہ رسول اللہ** ﷺ اور مرزا قادیانی نے نہ حج کیا اور نہ ہی عمرہ کیا یہاں تک کہ اسے بلاد مقدسہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہوئی۔پس یہ وصف بھی قادیانی پر منطبق نہ ہوا حالانکہ مرزا قادیانی نے اس حدیث کی صحت کا خود اقرار کیا ہے(ایام صلح ص ۷۹ الملقلام قادیانی)

۱۴۔روایات صحیحہ کے مطابق مسیح علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے پھر انکا وصال ہوگا اور غلام احمد قادیانی جو ۱۸۳۹ء یا ۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۹۰۸ء میں مرا اس بنا پر اسکی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال ہوئی لیکن اس نے تاویل کی کہ حدیث میں عمر سے مقصود عمر بعثت ہے(ازالہ اوہام)لیکن یہ بات بھی تحقق نہ ہوئی اس لیے کہ بقول مرزا بشیر احمد صاحب دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا گیا(سیرت المہدی ج ا ص ۳۱)اس بنا پر بھی مرزا صاحب کو دعویٰ مسیحیت پر سترہ سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور دعویٰ کے بعد چالیس سال زندہ نہیں رہا۔لہذا یہ وصف بھی اس پر منطبق نہیں ہوا۔

۱۵۔صاحب مشکوۃ المصابیح نے ابن جوزی کی تخریج سے یہ حدیث ذکر کی کہ مسیح موعود روضہ رسول ﷺ میں دفن کیے جائیں گے۔(باب نزول عیسیٰ علیہ السلام ص ۴۸۰)اور خود مرزا قادیانی نے اقرار کیا کہ یہی بعید ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔(کشتی نوح ص ۸۵)

مرزا قادیانی کا روضہ رسول میں دفن تو درکنار اسکو تو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت بھی نصیب نہ ہوئی۔وہ لاہور میں مرا اور اس کی نعش قادیان میں منتقل کی گئی اور وہیں دفن کیا گیا اور چونکہ یہ وصف بھی قادیانی پر منطبق نہیں ہوا حسب عادت اس کی بھی تاویلات فاسدہ کیں اور کہنے لگا کہ قبر سے مراد حقیقی قبر نہیں قبر روحانی ہے کیونکہ اس سے اہانت رسول لازم آتی ہے۔ہم کہتے ہیں کہ عربوں میں یہ بات شائع اور ذائع ہے کہ وہ کبھی لفظ قبر بولتے ہیں اور اس سے مقبرہ مراد لیتے ہیں جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الجنائز میں ہے کہ **عبد اللہ ابن**

مسعود رضی اللہ عنہ قال ادفنونی فی قبر عثمان ابن مظعون ایضا قالت عائشۃ لما حضر تھا الوفاۃ ادفنونی مع ازواج النبی ﷺ ایضا عمر قال لعبد اللہ ابن عمر اذھب الی عائشہ و سلم وقل یستاذن عمر ابن الخطاب ان یدفن مع صاحبیہ (ج ۳ ص ۳۳۹ طبع جدید کراچی)

خود قادیانی مبلغ خادم نے اپنی کتاب میں ملا علی قاری کی یہ روایت درج کی ان عیسیٰ بعد لبثہ فی الارض و یعود فیموت بین مکہ والمدینہ فیحمل الی المدینۃ فیدفن فی الحجرۃ الشریفۃ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۲۸۲) ایضاً ضروری نہیں کہ فی ہمیشہ ظرفیت کے لیے ہو بلکہ بعض اوقات قرب کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ بورك من فی النار (نمل آیت ۸) یعنی بورك من کان قریبا من النار (کبیر للرازی) لہذا حدیث کا معنی یہ ہوگا فیدفن فی قبری ای قریبا من قبری اور اس معنی کی تائید ترمذی شریف کی اس روایت سے ہوتی ہے جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہ قال و عیسیٰ بن مریم یدفن معہ قال ابو مودود و قدبقی فی البیت موضع قبر (ترمذی) (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن ۲/۲۰۲) ایضاً مشکوۃ ص ۵۱۳)

ان دلائل قاطعہ سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ مسیحیت میں بالکل کذاب تھا اور احادیث صحیحہ میں جو اوصاف مذکور ہیں اس میں سے کوئی وصف بھی مرزا میں نہیں پایا جاتا تھا۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

نوٹ: (یہ مقالہ حضرت شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ رسائل اشرفیہ (اشرف الرسائل فی تحقیق المسائل) سے لیا گیا ہے۔)